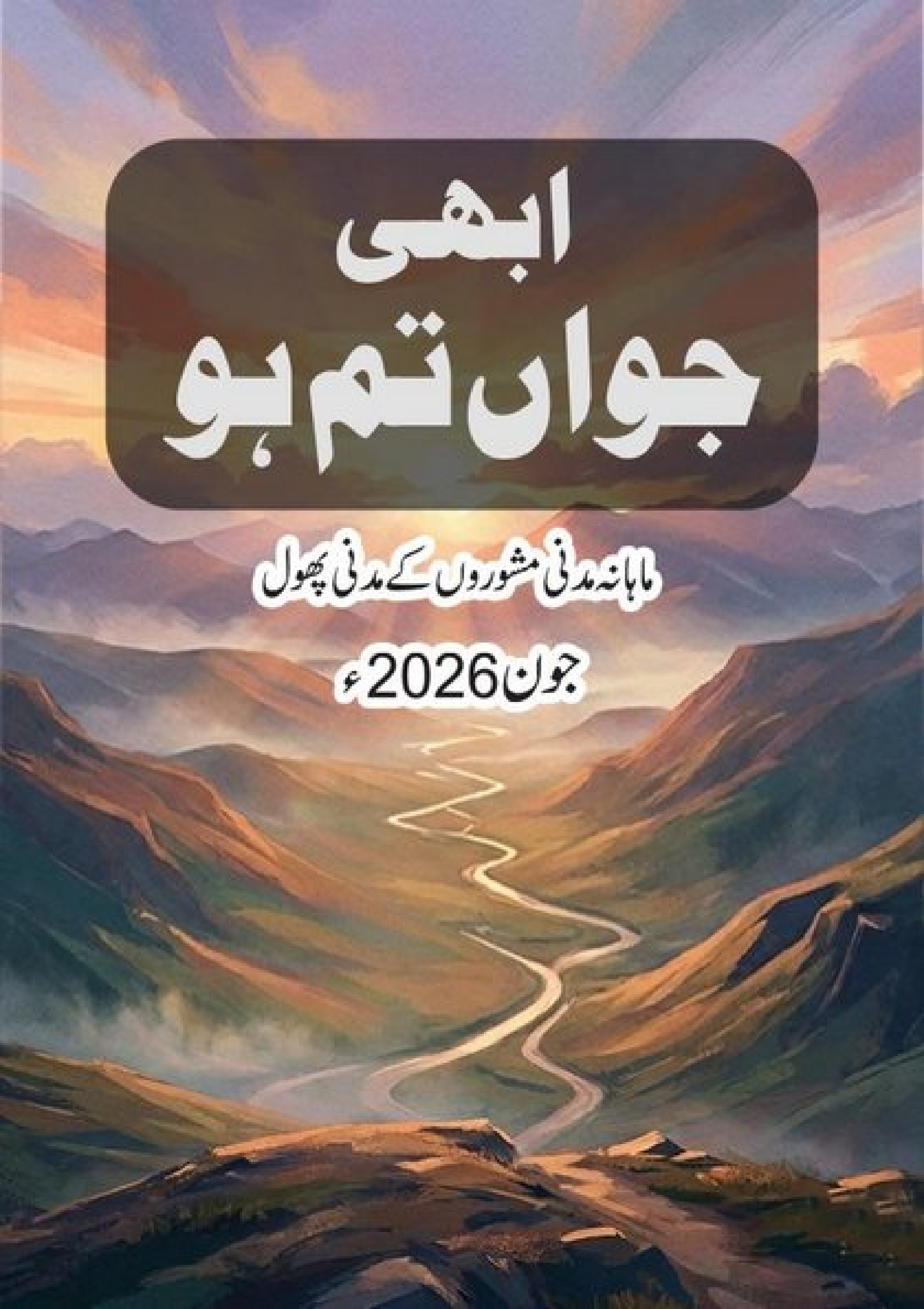

ابھی جوان تم ہو

ماہانہ مدنی مشوروں کے مدنی پھول

جون 2026ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

ابھی جواں تم ہو

دُرود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر اسّی (80) بار دُرودِ پاک پڑھے گا اللہ پاک اس کے 80 سال کے گناہ معاف فرمادے گا۔ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ! آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ ارشاد فرمایا: ”یوں کہو: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِیِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ[1] اور اس کو ایک شمار کرو۔[2]

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی | کوئی کمی سروَرا تم پہ کروڑوں دُرود[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! انسانی زندگی کے تین حصے یا تین اَدوار ہیں، بچپن، جوانی اور بڑھاپا۔ بچپن تو کھیل کُود اور چیزوں کو سمجھنے میں لگ جاتا ہے جبکہ بڑھاپے میں انسان ذہنی وجسمانی دونوں اعتبار سے کمزور ہو جاتا ہے۔ جس کے سبب وہ زیادہ محنت ومشقت والے کام نہیں کرپاتا۔ جبکہ جوانی انسان کی زندگی کا وہ قیمتی دَور ہے جس میں قوت، جذبہ، ہمت اور عزم اپنے عروج پر ہوتے ہیں۔ یہ وہ دور ہوتا ہے جس میں انسان کے ارادے مضبوط اور حوصلے بلند ہوتے ہیں۔ وہ ہر ممکن کام کرنے کی استطاعت رکھتا ہے۔

---

1 ...تاریخ بغداد، رقم 7326، وہب بن داؤد، 13 / 464

2 ...ترجمہ: اے اللہ! اپنے بندے، اپنے رسول اور اپنے اُمّی نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر رحمت نازل فرما۔

3 ...حدائقِ بخشش، ص 271، مکتبۃ المدینہ

جوانی کی عمر کیا ہے؟

بخاری شریف کی شرح فَتْحُ البَارِی میں ہے: بچپن کے ماہ و سال گزارنے کے بعد انسان بالغ ہونے پر جوانی کے دور میں داخل ہو جاتا ہے اور 30 سال کی عمر تک جوان رہتا ہے، اس کے بعد جوانی ڈھلنا شروع ہوتی ہے اور 40 سال کی عمر میں زندگی کے آخری مرحلے بڑھاپے کی شروعات ہو جاتی ہے۔[1] گویا بلوغت سے لے کر 40 سال تک جوانی ہوتی ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً یہ جَوانی اللہ پاک کی ایک نعمت ہے، اگر ایک بار چلی گئی تو دوبارہ واپس نہیں آئے گی۔ ہم میں سے اکثر ایسے افراد ہیں جو اپنی جوانی کے دور میں زندگی گزار رہے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی جوانی کو اللہ کی عبادت میں، نیکیوں میں اور مختلف دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے میں گزاریں۔

خدمتِ دین کے کاموں میں سے ایک عظیم کام اور اہم فریضہ نیکی کی دعوت عام کرنا ہے، اس فریضے کی ادائیگی میں نوجوانوں کا کردار نہایت اہمیت کا حامل ہے کہ اگر کوئی نوجوان اللہ پاک کی رضا کی خاطر جوش و جذبے سے نیکی کی دعوت دے اور بُری باتوں سے منع کرے تو وہ معاشرے پر گہرا اثر ڈال سکتا ہے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اکثر صحابہ جوان تھے اور اخلاق و آداب میں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے تربیت یافتہ تھے اور ان کی دعوت و تبلیغ سے دینِ اسلام کو خوب تقویت پہنچی۔

نوجوان صحابی کی نیکی کی دعوت کا اثر

نوجوان صحابہ کرام علیہمُ الرّضوان میں سے ایک حضرت مُصْعَب بن عُمَیر رضی اللہ عنہ ہیں

1 ...فتح الباری، کتاب النکاح، باب قول النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم من استطاع...الخ، 9/136، تحت الحدیث: 5065

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ مکہ کے ایک نہایت خوشحال اور ناز و نعم میں پلنے والے نوجوان تھے۔ بہترین لباس، اعلیٰ خوشبو اور آسائش بھری زندگی ان کا معمول تھی۔ مگر جب ان کے دل میں اسلام کی روشنی داخل ہوئی تو انہوں نے سب کچھ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رضا کے لیے قربان کر دیا۔ چنانچہ؛

اعلانِ نبوت کے بارہویں سال حج کے موقع پر مدینہ کے 12 اشخاص مِنیٰ کی گھاٹی میں مشرف بہ اسلام ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے بیعت ہوئے۔ تاریخِ اسلام میں اس بیعت کو "بَیْعَتِ عَقَبَۂ اُولیٰ" کہا جاتا ہے۔ ان لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے یہ درخواست بھی کی کہ احکامِ اسلام کی تعلیم کے لئے کوئی معلّم ان لوگوں کے ساتھ بھیج دیا جائے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت مُصْعَب بِن عُمَیْر رضی اللہ عنہ کو ان لوگوں کے ساتھ مدینہ منورہ بھیج دیا۔ وہ مدینہ میں حضرت اَسْعَدْ بن زُرارہ رضی اللہ عنہ کے مکان پر ٹھہرے اور انصار کے ایک ایک گھر میں جا جا کر اسلام کی تبلیغ کرنے لگے اور روزانہ ایک دو نئے آدمی آغوشِ اسلام میں آنے لگے۔ یہاں تک کہ رفتہ رفتہ مدینہ سے قباء تک گھر گھر اسلام پھیل گیا۔

قبیلۂ اَوْس کے سردار حضرت سعد بن معاذ بہت ہی بہادر اور بااثر شخص تھے۔ حضرت مُصْعَب بِن عُمَیْر رضی اللہ عنہ نے جب ان کے سامنے اسلام کی دعوت پیش کی تو انہوں نے پہلے تو اسلام سے نفرت و بیزاری ظاہر کی مگر جب حضرت مُصْعَب بِن عُمَیْر رضی اللہ عنہ نے ان کو قرآنِ مجید پڑھ کر سنایا تو ایک دم اُن کا دل نرم پڑ گیا اور اس قدر متاثر ہوئے کہ سعادتِ ایمان سے سرفراز ہو گئے[1] اور خود اسلام قبول کرتے ہی یہ اعلان فرما

1 ...سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم، ص 151، بتغیر قلیل

دیا کہ میرے قبیلے کا جو مرد یا عورت اسلام سے منہ موڑے گا میرے لئے حرام ہے کہ میں اس سے کلام کروں۔ آپ کا یہ اعلان سنتے ہی قبیلے کا ایک ایک بچہ دولتِ اسلام سے مالا مال ہو گیا۔ اس طرح آپ کا مسلمان ہو جانا مدینہ منورہ میں اشاعتِ اسلام کے لیے بہت ہی بابرکت ثابت ہوا۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت مُصعَب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی محنت اور اخلاق کا نتیجہ یہ نکلا کہ مدینہ کی گلیوں میں اسلام کی آواز گونجنے لگی۔ بڑے بڑے قبائل اسلام میں داخل ہوئے اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک ایسا ماحول بن گیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہجرت کرکے مدینہ تشریف لائے تو وہاں اسلام کی مضبوط بنیاد قائم ہو چکی تھی۔

اس سے معلوم ہوا کہ ایک نوجوان چاہے تو نہ صرف اپنی زندگی کا رخ بدل سکتا ہے بلکہ دوسروں کی زندگیوں میں بھی انقلاب برپا کر سکتا ہے اور یہ انقلاب اگر ایمان سے معمور اور نیکیوں سے بھرپور ہو تو یہی چیز دین کو مطلوب ہے۔

بڑھاپے میں بہتر زندگی کا راز

یاد رہے کہ جوانی اللہ کی عبادت اور خدمتِ دین کے کاموں میں گزارنا نہ صرف ہماری آخرت کی بہتری کے لیے ہے بلکہ یہ دنیا میں بڑھاپے کی حالت میں بہترین سہارے کا ذریعہ بنتا ہے، ہر نوجوان چاہتا ہے کہ میں اپنے بڑھاپے کے لیے کچھ اسباب تیار کرلوں۔ آیئے سنیے کہ اپنے بڑھاپے کی زندگی بہتر بنانی ہے تو اس کا کیا راز ہے؟ چنانچہ؛

حضرت علامہ ابن رجب حنبلی رحمۃُ اللہِ علیہ جوانی میں عبادت کے متعلق فرماتے ہیں: ”جس نے اللہ پاک کو اُس وقت یاد رکھا جب وہ جوان اور توانا تھا، اللہ پاک اُس کا اُس

(1)...اسد الغابۃ، سعد بن معاذ، 2/461، ملخصاً ومفہوماً

وقت خیال رکھے گا جب وہ بوڑھا اور کمزور ہو جائے گا اور اسے بڑھاپے میں بھی اچھی قوتِ سَماعت، بَصارت، طاقت اور ذہانت عطا فرمائے گا۔ حضرت ابو الطَّیِّب طبری رحمۃُ اللہِ علیہ نے سو سال سے زیادہ عمر پائی، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ ذہنی و جسمانی لحاظ سے تندرست اور توانا تھے، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ سے کسی نے صحت کا راز پوچھا تو ارشاد فرمایا: ”میں نے جوانی میں اپنی جسمانی صلاحیتوں کو گناہ سے محفوظ رکھا اور آج جب میں بوڑھا ہو گیا ہوں تو اللہ پاک نے انہیں میرے لئے باقی رکھا ہے۔ اس کے برعکس حضرت جنید رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا جو لوگوں سے مانگ رہا تھا، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: اس شخص نے جوانی میں اللہ پاک (کے حقوق) کو ضائع کیا تو اللہ پاک نے بڑھاپے میں اس (کی قوت) کو ضائع فرما دیا۔[1]

جوانی کی قدر کیجئے!

مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: پانچ (چیزوں) کو پانچ سے پہلے غنیمت جانو: ”جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، تندُرستی کو بیماری سے پہلے، اَمیری کو فقیری سے پہلے، فرصَت کو مصروفیّت سے پہلے اور زندگی کو موت سے پہلے۔“[2]

اس حدیث مبارکہ کی شرح میں ہے کہ سمجھدار شخص شام ہونے پر صبح کا انتظار نہیں کرتا اور صبح ہونے پر شام کا انتظار نہیں کرتا بلکہ اسے لگتا ہے کہیں ایسا نہ ہو اس سے پہلے ہی مجھے موت آجائے، اس لئے وہ نیک اعمال کرتا ہے جو اسے موت کے بعد کام آئیں گے، اسی طرح وہ صحتمندی کے زمانے کو غنیمت جانتے ہوئے اس میں نیکیاں کرتا ہے۔[3]

1 ...مجموعہ رسائل ابن رجب، 3/100 ملخصاً و مفہوماً
2 ...الزھد لابن المبارک، باب التحضیض علی طاعۃ اللہ، ص2، حدیث:2، عن عمرو بن میمون
3 ...ارشاد الساری، 10/538، تحت الحدیث:6416

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کی عطا کی ہوئی اس عظیم نعمت (جوانی) کی قدر کیجئے۔ اُس کی عبادت سے اِس نعمت کا شکر ادا کیجئے۔ اس میں خوب نیکی کی دعوت کو عام کیجئے اور نیک کاموں کو بجالایئے۔ حدیث مبارکہ میں ہے کہ بروزِ قیامت بندہ جب تک امورِ جوانی کا حساب نہ دے لے قدم نہیں اٹھا سکے گا۔(1) مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”جَوانی کھیل کُود میں گنوا کر بڑھاپے میں جب اَعضاء بے کار ہو جائیں، کثرتِ عِبادت کی خواہش کرنا بے وقوفی ہے، جو کرنا ہے جَوانی میں کرلو کہ نیک جوان کا بَہُت بڑا دَرَجہ ہے۔ لِہٰذا صحّت، جوانی، مالداری اور زندَگی کو رائیگاں (یعنی ضائع) نہ جانے دو، اِس میں نیک اَعمال کرلو کہ یہ نعمتیں بار بار نہیں ملتیں۔ میاں محمد بخش رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

سدا نہ باغیں بلبل بولے، سدا نہ باغ بہاراں | سدا نہ ماں پے، حُسن جَوانی، سدا نہ صحبتِ یاراں

یعنی یہ حسین جوانی ہمیشہ سلامت نہیں رہتی اور نہ ہی دوست و احباب کی صحبتیں ہمیشہ باقی رہتی ہیں۔ باغ میں روزانہ چہچہانے والی بلبلیں اور باغ کی بہاریں بھی سدا رہنے والی نہیں۔(2)

پیارے اسلامی بھائیو! جوانی کے اس پودے کو نیکیوں کی روشنی میں پروان چڑھایئے۔ اپنے حسنِ اخلاق سے معاشرے میں پیار و محبت کی خوشبو پھیلایئے۔ اپنے علاقے میں دینی کاموں کی مہکتی فضا پیدا کیجئے اور خوب نیکی کی دعوت عام کیجئے۔

جوانی کو کن کاموں میں گزارا جائے ؟ اس حوالے سے امیرِ اہلسنت کے مدنی مذاکروں میں ہمارے لیے کیا رہنمائی ملتی ہے؟ آیئے کچھ مدنی پھول سنتے ہیں:

1 ...ترمذی، کتاب صفة القیامة...الخ، باب فی القیامة، ص574، حدیث:2416 ماخوذاً

2 ...مراٰۃُ المناجیح، 7/16 ملخصاً

امیرِ اہلسنت کے مدنی مذاکروں سے ماخوذ مدنی پھول

✿ چاہے آپ بوڑھے ہوں یا جوان، ہر عمر میں اسلام کی خدمت کی کوشش کریں، دعوتِ اسلامی سے منسلک ہو کر یہ کام بحسن وخوبی کیا جاسکتا ہے۔(1)

✿ دِین کا جتنا کام کرنا ہے جوانی میں کرلیں، عموماً بڑھاپے میں ہمت ساتھ نہیں دیتی۔(2)

✿ جوانی میں عبادت کی بات ہی کچھ اور ہے۔(3)

✿ یاد رکھئے! دِین کے لیے جو کام کرتا ہے، دنیا میں بھی وہ بہتر زندگی گزارتا ہے، ان شاء اللہ! آخرت بھی سنور جائے گی، دین کا کام کرنے سے دنیا نہیں چھوٹتی، گناہ چھوٹتے ہیں۔(4)

اللہ پاک ہمیں اپنی جوانی کی قدر کرتے ہوئے اِسے نیک کاموں میں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صلّوا علی الحبیب صلی اللّٰہُ علیٰ محمد

---

(1)...مدنی مذاکرہ، 2رمضان 1436ھ بمطابق 20جون 2015ء

(2)...مدنی مذاکرہ، 13رمضان 1436ھ بمطابق 30جون 2015ء

(3)...مدنی مذاکرہ، 30صفر المظفر 1440ھ بمطابق 8نومبر 2018ء

(4)...مدنی مذاکرہ، 9جمادی الاخریٰ 1442ھ بمطابق 23جنوری 2021ء